امام محمد بن اسمٰعیل بخاریؒ

تحریر : عبدالرشید عراقی

مؤلفین صحاح ستہ میں امام محمد بن اسماعیل بخاری کا نام سب سے پہلے آتا ہے۔ آپ کو امام المحدثین اور امیرالمومنین فی الحدیث کے القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کا سلسلۂ نسب اس طرح ہے : محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بروزبہ۔ {۱}

امام صاحب کے جد امجد مغیرہ نے اسلام قبول کیا اور امیر بخارا یمان جعفی کے ہاتھ پر اسلام لائے تھے۔ اس کی نسبت سے جعفی مشہور ہوئے۔ اور امام بخاری بھی جعفی کے لقب سے مشہور ہوئے۔ {۲}

پیدائش اور ابتدائی حالات

امام بخاری ۱۳/ شوال ۱۹۴ھ بعد نماز جمعہ بخارا میں پیدا ہوئے۔ صغر سنی میں امام صاحب کی آنکھیں خراب ہوگئیں اور بصارت جاتی رہی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے والد امام اسماعیل کا بھی انتقال ہو گیا تھا۔ امام صاحب کی والدہ بہت عابدہ اور صاحب کرامات تھیں۔ ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب میں دیکھا تو آپ فرما رہے تھے کہ تمہاری کثرتِ دعا سے اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے کی آنکھیں درست کر دی ہیں۔ اسی خواب کی صبح سے امام صاحب کی آنکھیں درست ہوگئیں۔ {۳}

تحصیل علم

امام بخاری کے والد کا انتقال امام صاحب کی صغر سنی میں ہوگیا تھا۔ اس لئے آپ کی تعلیم و تربیت کا انتظام آپ کی والدہ نے کیا۔ ۱۶ سال کی عمر میں امام صاحب نے امام عبداللہ بن مبارک اور امام وکیع کی کتابوں کو حفظ کر لیا تھا۔ اس کے بعد آپ کی والدہ امام صاحب اور آپ کے بڑے بھائی احمد بن اسماعیل کو ساتھ لے کر مکہ مکرمہ چلی آئیں جہاں پر

امام صاحب نے دو سال تک تعلیم حاصل کی۔ اس کے بعد آپ کی والدہ اور بڑے بھائی بخارا واپس چلے گئے اور امام بخاری مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔ وہاں آپ نے روضۂ نبوی کے پاس چاندانی راتوں میں اپنی دو کتابیں قضایا الصحابہ والتابعین اور تاریخ الکبیر تصنیف کیں۔ {۴}

سماع حدیث کے لئے سفر

امام بخاری نے سماع حدیث کے لئے سفر کا آغاز ۲۱۰ھ میں کیا اور آپ نے شام' مصر' جزیرہ' حجاز مقدس' کوفہ' نیشاپور' بغداد' بصرہ' بلخ' زراہ اور رے کا سفر کیا اور کئی مقامات پر آپ کئی بار تشریف لے گئے۔ بصرہ چار دفعہ گئے۔ بغداد اس زمانے میں علم کا گہوارہ تھا۔ ابن کثیر کی روایت کے مطابق آپ ۸ مرتبہ بغداد گئے۔ اور جب بھی بغداد تشریف لے جاتے امام احمد بن حنبل ان کو بغداد کے قیام پر اصرار کرتے۔ {۵}

اساتذہ و شیوخ

امام بخاری کے اساتذہ و شیوخ کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ ان کا اپنا بیان ہے :

كتبتُ على الف ثمانين نفسًا ليس فيهم الا صاحب الحديث{۶}

"میں نے ۱۰۸۰ آدمیوں سے حدیثیں لکھیں اور یہ سب کے سب محدث تھے"۔

لیکن امام بخاری نے سب سے زیادہ اکتساب فیض امام اسحاق بن راہویہ اور امام علی بن مدینی سے کیا۔ {۷}

تلامذہ

امام بخاری کے تلامذہ اور مستفیدین کا حلقہ بہت وسیع تھا۔ دنیائے اسلام کے مختلف گوشوں سے آدمی آپ کے درس میں شریک ہوتے تھے۔ امام صاحب سے براہ راست ۹۰ ہزار آدمیوں نے الجامع الصحیح کو سنا۔ {۸} آپ کے تلامذہ میں ارکانِ صحاح ستہ میں سے امام مسلم بن حجاج' امام ابو عیسیٰ ترمذی اور امام ابو عبد الرحمٰن احمد بن شعیب

نسائی شامل ہیں۔ ان کے علاوہ امام ابو زرعہ' ابو حاتم' ابن خزیمہ' محمد بن نصر مروزی وغیرہ شامل ہیں{۹}

غیر معمولی قوت حافظہ

امام بخاری فطرتاً نہایت قوی الحافظہ تھے۔ فطرت کی اس فیاضی سے انہوں فن حدیث کی تحصیل میں بہت زیادہ فائدہ اٹھایا۔ وہ جس کتاب پر نظر ڈالتے تھے وہ حافظہ میں محفوظ ہو جاتی تھی۔ ان کا حافظہ لاکھوں حدیثوں کا نشیمن تھا اور خود فرمایا کرتے تھے کہ

"مجھے ایک لاکھ صحیح اور دو لاکھ غیر صحیح احادیث یاد ہیں۔ اور جامع صحیح بخاری کو میں نے چھ لاکھ احادیث سے منتخب کیا ہے"۔{۱۰}

امام صاحب کے غیر معمولی حافظہ کے بہت سے واقعات اربابِ سیر نے اپنی اپنی کتابوں میں درج کئے ہیں۔ یہاں صرف آپ کے حافظہ کا ایک واقعہ درج کیا جاتا ہے' جس کو حافظ ابن حجرؒ نے مقدمہ فتح الباری میں نقل کیا ہے۔

جب آپ بغداد تشریف لائے تو یہاں ان دنوں علم حدیث کا بہت چرچا تھا۔ وہاں کے علمائے کرام اور محدثین عظام نے ان کا امتحان لینے کا منصوبہ بنایا۔ چنانچہ ایک سو حدیث کے متون اور اسانید کو الٹ پھیر کر دس آدمیوں کے حوالہ کیا کہ ہر شخص ان میں سے ان دس احادیث کو امام صاحب کے سامنے پیش کرے۔ چنانچہ یہ سو احادیث امام صاحب کے سامنے پیش کی گئیں اور آپ نے ہر حدیث کے بارے میں فرمایا : لَاَادْرِی (میں نہیں جانتا) جب تمام لوگ احادیث سنا چکے تو امام صاحب نے ہر حدیث کو اس کی اصل سند اور متن کے ساتھ ملحق کر کے ترتیب وار سنایا۔ لوگ یہ سن کر دنگ رہ گئے اور ان کو آپ کے علم و فضل کا لوہا ماننا پڑا۔

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ

تعجب اس پر نہیں کہ صحیح و غلط میں امتیاز کر دیا' کمال یہ ہے کہ ان لوگوں نے جس ترتیب سے روایات کو غلط شکل میں پیش کیا تھا' اس کو بھی بیان کرایا{۱۱}

امام بخاری کا زہد و تقویٰ

امام صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی دولت بھی عطا فرمائی تھی۔ آپ کے والد نے کافی دولت چھوڑی تھی، جو آپ نے سب غرباء و مساکین میں تقسیم کردی اور خود نانِ خشک اور آبِ خنک سے گزارا کیا۔ ایک دفعہ آپ سخت بیمار ہو گئے۔ آپ کا قارورہ اطباء کو دکھایا گیا تو انہوں نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ سالن استعمال نہیں کرتے۔ امام صاحب نے فرمایا کہ ۴۰ سال سے سالن استعمال کرنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ {۱۲}

امام صاحب کی نماز میں بہت خشوع و خضوع ہوتا تھا اور بھڑ کے کاٹنے کے باوجود نماز میں یکسوئی رہتی۔ مزاج میں بہت احتیاط تھی، غیبت سے ہمیشہ کنارہ کش رہے۔ فرمایا کرتے تھے کہ جب سے مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ غیبت کرنا حرام ہے اس وقت سے کسی کی غیبت نہیں کی۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ

> "مجھے توقع ہے کہ میرے اعمال نامہ میں ایک گناہ بالکل نہیں ہوگا اور وہ غیبت ہے اور اللہ تعالیٰ میرا اس بارے میں محاسبہ نہیں فرمائے گا۔" {۱۳}

امام بخاریؒ کے بارے میں ان کے شیوخ اور معاصرین کا اعتراف

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ امام صاحب کی مدح میں اگر متاخرین کے اقوال نقل کئے جائیں تو کاغذ اور روشنائی ختم ہو جائے۔ فذلک بحرٌ لا ساحلَ له۔ ع سفینہ چاہئے اس بحرِ بیکراں کے لئے۔ ان کے شیوخ و معاصرین سب ان کے علم و فضل، جلالتِ علمی اور زہد و وَرع کے معترف تھے۔ امام مسلم نے ایک دفعہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر فرمایا: "اشهد انه ليس في الدنيا مثلك" (میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تیرے جیسا اور کوئی انسان پیدا نہیں ہوا)۔ اور امام ابن خزیمہ فرماتے ہیں کہ "آسمان کے نیچے امام بخاری سے بڑھ کر میں نے کسی کو عالمِ حدیث نہیں دیکھا۔" {۱۴}

امام بخاری کا مسلک

امام بخاری کے مسلک کے بارے میں علمائے کرام میں اختلاف ہے۔ کبار محدثین

کے بارے میں ہمیشہ یہی معاملہ رہا ہے کہ مختلف مسالک کے پیروکاروں نے انہیں اپنے اپنے مسلک کا پیرو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ علامہ تقی الدین سبکی نے ان کو شافعی لکھا ہے اور محی السنہ نواب صدیق حسن خان نے بھی علامہ سبکی کی تائید کی ہے اور ان کو شافعی مسلک کا پیرو قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجر کی بھی یہی رائے ہے کہ امام بخاری شافعی مسلک کے تھے۔ حافظ ابن قیم کی تحقیق کے مطابق امام بخاری حنبلی المذہب تھے۔ علامہ طاہر الجزائری کی تحقیق یہ ہے کہ امام بخاری مجتہد مطلق تھے اور مولانا سید انور شاہ کشمیری نے بھی علامہ طاہر الجزائری کی تحقیق سے اتفاق کیا ہے۔ {۱۵}

(جاری ہے)

حواشی

{۱} ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۸' ص ۱۵۰
{۲} ابن حجر' مقدمہ فتح الباری' ص ۴۴۸
{۳} ابن السبکی' طبقات الشافعیہ الکبری' ج ۲' ص ۴
{۴} ابن حجر' مقدمہ فتح الباری' ص ۴۷۸
{۵} قسطلانی' ارشاد الساری (مقدمہ)' ص ۳۱
{۶} ابن حجر' مقدمہ فتح الباری' ص ۴۷۹
{۷} ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۸' ص ۱۵۰
{۸} قسطلانی۔ مقدمہ ارشاد الساری' ص ۳۳
{۹} ذہبی' تذکرۃ الحفاظ' ج ۲' ص ۱۳۴
{۱۰} قسطلانی۔ مقدمہ ارشاد الساری' ص ۲۹
{۱۱} ابن حجر۔ مقدمہ فتح الباری' ص ۵۷۳
{۱۲} عبد السلام مبارکپوری' سیرۃ البخاری' ص ۷۷
{۱۳} ابن حجر۔ مقدمہ فتح الباری' ص ۵۷۴
{۱۴} ابن حجر' تہذیب التہذیب' ج ۱' ص ۳۷۰
{۱۵} ابن السبکی' طبقات الشافعیہ الکبری' ج ۳' ص ۴۔ صدیق حسن خان' ابجد العلوم' ص ۸۱۰۔ ابن القیم' اعلام الموقعین' ج ۱' ص ۲۲۶۔ طاہر الجزائری' توجیہ النظر' ص ۱۸۵۔ انور شاہ کشمیری' فیض الباری' ج ۱' ص ۵۸

بقیہ : علامہ اقبال اور جاگیرداری نظام

---

(۳) بال جبریل..... ص ۴۱۱
(۴) جاوید نامہ..... ص ۶۶۱
(۵) ایضاً..... ص ۲۶۸
(۶) ایضاً..... ص ۶۹۷
(۷) ارمغان حجاز..... ص ۶۵۵
(۸) اقبال کے حضور..... ص ۲۸' ۲۹
(۹) انوار اقبال..... ص ۲۴۵
(۱۰) اقبال کے زرعی افکار..... ص ۵۰' ۵۱
(۱۱) بحوالہ ایضاً..... ص ۱۹